

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تینوں ایام تشریق میں رمی ہمارا کا وقت کب شروع ہونا ہے اور کب ختم ہونا ہے؟ کیا یہ صحیح ہے کہ خاص ان دنوں میں حاجی کو چلتیے کہ ان جمروں کو رات کو رمی کر لے کیونکہ دن کے وقت بے پناہ ریش کی وجہ سے رمی کرنا بے حد مشکل ہوتا ہے، لہذا بعض لوگ اس صحیح حدیث سے استدلال کرتے ہیں جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی کے دن منیٰ میں سوال کیا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا:

(لا حرج)

"کوئی حرج نہیں۔"

ایک آدمی نے آپ سے یہ سوال کیا کہ میں نے قربانی سے پہلے بال منڈواہیے ہیں تو آپ نے فرمایا:

(لا حرج)

"اب قربانی کر لو کوئی حرج نہیں۔"

ایک نے کہا کہ میں نے مغرب کے بعد رمی کی ہے تو آپ نے فرمایا:

(لا حرج)

"کوئی حرج نہیں۔"

ان حضرات کا استدلال یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو رمی کی اجازت دے دی تھی جبکہ قربانی کے دن حاجی کے لیے رمی کرنا ایک انتہائی اہم واجب ہے، حتیٰ کہ وہ تھکن اول کی صورت میں حلال ہو جائے تو باقی تینوں ایام تشریق میں وہ رات کو رمی کیوں نہیں کر سکتا جبکہ وہ یوم نحر کی نسبت کم وجوب کے حامل ہیں، تو یہ گویا اس بات کی دلیل ہے کہ تینوں ایام تشریق میں رات کے وقت بھی رمی کرنا جائز ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو رات کو رمی ہمارا کرے، کیا اس پر کوئی قدر لازم ہے یا نہیں؟ امید ہے کہ عزت آبد دل اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایام تشریق میں رمی ہمارا کا وقت زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک ہے کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجۃ بقرۃ الفرضی ولما بعد فاذا زلت الشمس) (صحیح مسلم: الحج باب بیان وقت استیجاب الرمی ن: 314/1299)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ضحیٰ کے وقت اور اس دن کے بعد زوال کے بعد رمی کی۔"

اور امام بخاری نے یہ روایت ذکر فرمائی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

(کنا تھین فاذا زلت الشمس رما) (صحیح البخاری: الحج باب رمی ہمارا ن: 1746)

"ہم انتظار کرتے تھے اور جب آفتاب زوال پذیر ہو جاتا تو ہم رمی کرتے۔"

جمہور علماء کا بھی یہی مذہب ہے، ہاں البتہ اگر کوئی شخص رات کو کسی مجبوری کی وجہ سے رمی کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ جسے استطاعت ہو تو وہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے رمی کر لے تاکہ سنت کے مطابق عمل ہو سکے اور اختلاف سے بھی بچا جاسکے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت رات کو رمی کرنے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ مسائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی کے دن سوال کیا تھا، لہذا اس کے الفاظ "بعدا امیت" کے معنی زوال کے بعد کے ہیں، ہاں البتہ رات کو رمی کرنے کے بارے میں اس سے یہ استدلال ضرور کیا جاسکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی نص صریح ثابت نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کناں ہو کہ رات کو رمی کرنا جائز نہیں ہے کہ اصل تو جواز ہے لیکن افضل اور زیادہ احتیاط تو اس میں ہے کہ دن کے وقت رمی کی جائے اور اگر رات کو رمی کرنے کی ضرورت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ لگے دن کی رمی سابقہ رات میں نہ کرے۔ لیکن کمزور لوگوں کو ضرور یہ اجازت ہے کہ وہ قربانی کے دن کی رمی قربانی کی رات کے آخری حصہ میں کر سکتے ہیں جب کہ طاقتور لوگوں کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ عمرہ عقبہ کو رمی طلوع آفتاب کے بعد کریں، جیسا کہ قبیل ازہر بیان کیا جا چکا ہے تاکہ اس مسئلہ سے متعلق تمام احادیث میں تطبیق دی جاسکے۔

حدیث احمدی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی